39176- کرفیو کی بنا پر مغرب اور عشاء کی نماز جمع کرنا

سوال

ہم عراق میں رہتے ہیں ہمارے شہر میں رات دس بجے کرفیو شروع ہوجاتا ہے، اور ہماری مسجد کا امام فقہی مسائل میں کم علم ہے اس نے مغرب اور عشاء کی نماز جمع کرنا شروع کر دی ہے، چنانچہ وہ مغرب کی تین رکعت ادا کر کے عشاء کی چار رکعت پڑھا کر نمازیں جمع کرتا ہے، اور پھر اس کے بعد عشاء کے وقت عشاء کی اذان دیتا ہے۔

کیا اس کا ایسا کرنا کتاب و سنت کے مطابق ہے یا نہیں ؟

اور شرعی طور پر صلاۃ خوف کا طریقہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جی ہاں آپ کی حالت ایسی ہے جس میں
مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرنی جائز ہیں، سنت نبویہ سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے بارش کی وجہ سے نمازیں جمع کی تھیں :

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے سعید
بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نمازیں مدینہ میں بغیر کسی خوف اور بارش جمع کیں
"

راوی کہتے ہیں : میں نے ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما سے عرض کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا ؟

تو انہوں نے جواب دیا : تا کہ اپنی
امت کو حرج اور تنگی میں نہ ڈالیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (705).

چنانچہ ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہمانے خوف اور بارش کی نفی کی جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ دونوں نمازیں جمع
کرنے کے سبب میں سے ہیں.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

"سخت سردی اور کیچڑ کی حالت میں
بارش اور آندھی کی وجہ سے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرنی جائز ہیں، علماء کرام
کے اقوال میں سے صحیح یہی ہے، اور امام احمد اور امام مالک وغیرہ کا ظاہری مذہب بھی
یہی ہے" انتہی

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے :

"علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق
اندھیری رات میں شدید کیچڑ اور آندھی وغیرہ کی بنا پر نمازیں جمع کرنا جائز ہیں،
چاہے بارش نہ بھی ہو، ایسا کرنا گھروں میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے، بلکہ
جمع نہ کرنا اور گھروں میں جا کر نماز ادا کرنا بدعت اور سنت کے مخالف ہے.

جبکہ سنت یہ ہے کہ نماز پنجگانہ مسجد
میں باجماعت ادا کی جائیں، اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسا کرنا گھروں میں نماز
ادا کرنے سے اولی اور بہتر ہے، اور نمازیں جمع کرنے کو جائز قرار دینے والے آئمہ
کرام مثلا امام مالک امام شافعی اور امام احمد کے ہاں مساجد میں نمازیں جمع کر کے
باجماعت ادائیگی گھروں میں علیحدہ علیحدہ نماز ادا کرنے سے اولی اور بہتر ہے"

دیکھیں : مجموع الفتاوی (30/24).

اور بلاشک وشبہ آپ کی یہ حالت بارش
کے باعث جمع کرنے سے زیادہ اولی اور بہتر ہے.

دوم :

نمازیں جمع کرنا تو ان کے لیے ہے جو
جماعت کے اہل ہیں، لیکن مریض یا عورت جو اپنے گھر میں ہی نماز ادا کرے اس کے لیے

جمع کرنا جائز نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی "
الشرح الممتع " میں لکھتے ہیں :

"اگر کسی بیماری کی بنا پر وہ مسجد
میں نہیں آتا اور گھر میں ہی نماز ادا کرے تو اس کے لیے نمازیں جمع کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ اس سے کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کرے گا، یا پھر عورت ہو تو بارش کی بنا پر اس کے لیے جمع کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ جمع کرنے سے مستفید نہیں ہوگی، کیونکہ وہ اہل جماعت میں سے نہیں " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (288/4).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (
31172) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم :

اور اس کے بعد عشاء کے وقت اذان دینے
میں کوئی حرج نہیں، تا کہ گھروں میں نماز ادا کرنے والے مثلا عورتیں اور مریض وغیرہ کو عشاء کی نماز کا وقت ہو جانے کا علم ہو سکے.

چہارم :

مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرنے کی
بنا پر آپ کا اپنے امام کو فقہی مسائل میں کم علم کہنا واضح غلطی ہے، اس کے بعد کہ آپ کو مندرجہ بالا دلائل سے معلوم ہو چکا ہے کہ اس کا یہ فعل صحیح ہے.

آپ کو ایسا کرنے میں جلدی بازی سے
کام نہیں لینا چاہیے، اور کسی شخص کو کسی چیز اس وقت تک نہ روکیں اور منع نہ کریں جب تک کہ آپ کو یہ علم نہ ہو جائے کہ اس کا عمل اور فعل غلط اور منکر ہے، اور بغیر کسی دلیل کے اپنے بھائی کو جاہل مت کہیں.

پنجم :

نماز خوف کے طریقہ کے متعلق عرض ہے
کہ خوف کے حسب حال کہ آیا دشمن قبلہ کی جانب ہے یا نہیں اس کی کئی صورتیں ہیں، اس
کی تفصیل کا سوال نمبر (36896) کے جواب
میں بیان ہو چکا ہے.

واللہ اعلم.